شخصیات کو قریب سے دیکھتے ہیں۔ میں بھی ایسے خوش نصیبوں میں شامل ہوں۔[حوالہ سابقہ]

مولانا بھٹی نے غیر معمولی حجم کے کام کیسے کیے؟: مولانا بھٹی مرحوم ایک ہی شخص نے اتنے وسیع کام کیونکر کیے۔ حالانکہ آپ کے پاس کوئی وسائل نقل وحمل یا کوئی اکیڈیمی نہ تھی جن کی مدد سے اتنے بڑے کام کیے جاسکیں۔

راقم کے خیال میں اس کے پس منظر میں بعض درج ذیل اسباب ووجوہات ہیں:

۱۔ للّٰہیت، اور خدمتِ دین کا بے پناہ جذبہ وتڑپ، اسلافؒ کے ساتھ محبت وعقیدت جوان تصانیف کی شکل میں ظہور پذیر ہوئی۔ عربی مقولہ ہے: "مَن أحبَّ شیئًا أکثرَ ذکرَہ" اگر کسی میں جذبہ اور آگے بڑھنے کا عزم مردہ ہوجائے وہ کوئی کام نہیں کرسکتا۔

۲۔ برصغیر کی مختلف بڑی شخصیات اور شاہ بلوط قسم کے اساطین علم وسیاست سے گہرے روابط وتعلقات جن کی گہری چھاپ آپ پر پڑگئی۔ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا اور اس کا رنگ پکڑتا ہے۔ مولانا نے اہل علم سے اپنے انداز وپسند کا رنگ جذب کرلیا۔

۳۔ بلند اہداف واغراض کا درست تعین، اولیات وترجیحات کی تشکیل وانتخاب کرنے میں آپ مکمل طور پر کامیاب ہوئے۔ اسی میں اکثر شکست کھاتے ہیں۔ اور اس کا ادراک اس وقت ہوتا ہے جب عمرعزیز کا اچھا خاصا حصہ گزر چکا ہوتا ہے۔

۴۔ ناقابل تسخیر عزم وولولہ کے ساتھ وقت کا صحیح معنوں اور جگہوں میں منظم استعمال۔ آپ نے اسے اسلامی روایات وتعلیمات کی روشنی میں صرف کیا، اور کاٹتی تلوار کی طرح گزر جانے والے اوقات کو بہ نسے بہتر کاموں میں لاکر ضائع ہونے سے بچالیا۔ اسلافؒ نے جو غیر معمولی تصنیفی، جہادی، عمرانی کام کیے، اسی ادراک کا نتیجہ ہے۔

۵۔ جہد مسلسل اور محنت شاقہ کے نتیجے میں ملنے والے پھل کے میٹھا ہونے پر یقین حاصل ہونا۔ ناکامی کی جڑ یہ ہے کہ بہت سے لوگ آرام طلب ہوتے ہیں۔ اور کاہلی وتساہل کے گھوڑے پر سوار رہتے ہیں۔ یہی چیز زہر ہلاہل ہے۔

۶۔ فروتنی، وانکساری کو اوڑھنا بچھونا بنانا اور نخوت وتکبر، گھمنڈ، باطل کے پندار، کروفر کو خاطر میں نہ لانا۔ مولانا مرحوم سستی کاہلی کے الفاظ کو جانتے ہی نہیں تھے، بھول کر بھی قریب نہ آنے دیتے۔ کیونکہ نخوت واستکبار انسان کو دھوکہ کے سائے میں بٹھائے رکھتا ہے۔

کوئی خوبی ہو تو دشمن بھی کرے گا اعتراف　　صرف کر و فر سے مل سکتا نہیں اونچا مقام

۷۔ تعصب وعناد کی عینک کو اتار پھینکا اور اعتدال وتوسط کے منہج کو اختیار کیا۔ خوبی جس میں دیکھی اسے